GOVERNMENT OF WEST BENGAL

West Bengal State Haj Committee

WBCS Coaching cum Guidance Cell

PAPER-I (URDU COMPULSORY)

MOCK SET-05 * **DATE- 28/11/22**

TIME ALLOWED: 3 HOURS FULL MARKS: 200

1. Write a letter from the following topics to the editor of an Urdu newspaper in 150 words. 40

   Writh X, Y, Z instead of your name.

   (الف) ہم اور ہماری تہذیب
   (ب) ہماری سماجی ذمہ داریاں
   (ج) قومی یکجہتی

2. Draft a report on the following topic in 200 words. 40

   آم میلہ

3. Write a Precis of the following passage in Urdu. 40

سرسید سے پہلے اردو نثر چند خاص موضوعات تک محدود تھی۔ اس زمانے میں زیادہ تر شعرا کے تذکرے لکھے گئے یا پھر میرامن کی باغ و بہار اور چند مذہبی اور تاریخی کتابیں۔ سرسید نے اس بات کو شدت سے محسوس کیا کہ اردو کو اگر علمی زبان کی حیثیت سے آگے بڑھانا اور زندہ رکھنا ہے تو اس کا دائرہ وسیع ہونا چاہئے اور اسے زمانے کے جدید تقاضوں کا ساتھ دینا چاہئے۔ انہوں نے طبعی علوم کی طرف بھی توجہ کی اور اپنی کتابیں خود لکھیں اور دوسروں سے لکھوائیں جو فلسفہ، تاریخ، تنقید، سماجیات اور دیگر جدید علوم کے موضوعات پر تھیں۔ سرسید کی علمی اور ادبی تحریک نے نہ صرف یہ کہ موضوعات میں وسعت پیدا کی بلکہ پرانے رجحانات کو بھی بدل ڈالا اور لوگوں میں ایک نیا علمی مذاق پیدا کیا۔ شاعری میں بھی سرسید کے خیالات کے زیر اثر نئے رجحانات پیدا ہوئے۔ حالی اور آزاد کی نیچرل شاعری جس میں خیالات فطری ہونے اور جوش اور جذبے کی اصلیت پر زور دیا گیا ہے علی گڑھ تحریک ہی کی دین ہے۔

''تہذیب الاخلاق'' سرسید کا علمی و ادبی شاہکار ہے۔ انگلینڈ سے واپس آنے کے بعد انہوں نے سر رچرڈ اسٹیل اور اڈیسن کے مشہور زمانہ اصلاحی رسالوں سپکٹیٹر اور ٹیٹلر کی تقلید میں یہ رسالہ جاری کیا۔ یہ پرچہ 24 ردسمبر 1870ء کو شائع ہونا شروع ہوا۔ اس میں مذہب، تہذیب، ادب، معاشرت اور قومی اخلاق پر مضامین شائع ہوتے رہے۔ سرسید نے انگریزی طرز پر مقالہ نگاری کی روایت کی بنیاد ڈالی۔ اس رسالہ نے اردو میں سنجیدہ اور علمی نثر کی اشاعت میں نمایاں حصہ لیا۔ آل احمد سرور نے بڑی اچھی بات کہی ہے:

> ''اڈیسن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے انگریزی ادب کو درباروں اور محلوں سے نکال کر قہوہ خانوں اور بازاروں تک پہنچا دیا تھا۔ سرسید نے اردو ادب کو خانقاہ، دربار اور کوچہ و بام سے نکال کر دفتروں، تعلیم گاہوں اور متوسط طبقے کے دل و دماغ تک پہنچایا۔''

4. Read the following text carefully and write the answers of the questions. 40

مسعود صاحب کہتے ہیں کہ مغربی ہندی کا علاقہ مدھیہ پردیش ہے۔ مغرب میں سرہند سے لے کر مشرق میں الہ آباد تک اور شمال میں کوہ ہمالہ کے دامن سے لے کر جنوب میں وندھیا چل اور بندیل کھنڈ تک اس کا راج ہے۔ اس کے شمال مغرب میں پنجابی زبان بولی جاتی ہے۔ جنوب و جنوب مشرق میں مراٹھی اور مشرقی ہندی بولی جاتی ہے۔ اس کے شمال میں مونسری، گڑھوالی اور کمایونی جیسی پہاڑی بولیوں کا راج ہے۔ صرف مغربی ہندی ایک ایسی زبان ہے جس کو خالص اندرونی زبان کہا جا سکتا ہے۔ اسے مغربی ہندی کا نام گریرسن نے دیا اور مشرقی ہندی سے اس کے فرق کو واضح کیا۔ چونکہ مغربی ہندی مدھیہ پردیش کی زبان ہے اس لیے یہ ہند آریائی زبان کی بہتر نمائندہ ہے۔ اسی علاقے میں سنسکرت شورسینی پراکرت اور شورسینی اپ بھرنش کو پروان چڑھنے کا موقع ملا۔ ان کی سچی جانشین اس علاقے کی جدید بولیاں یعنی کھڑی بولی (ہندستانی)، برج بھاشا، بندیلی اور قنوجی ہیں۔ ان کے مجموعے کو گریرسن نے مغربی ہندی کے نام سے پکارا۔

(الف) مسعود حسین خان کا نظریہ مغربی ہندی واضح کیجیے۔ ۱۵

(ب) اردو زبان کی ابتداء کے مختلف نظریات پیش کیجیے۔ ۱۵

(ج) ہند آریائی زبانوں کی وضاحت کیجیے۔ ۱۵

(د) گریرسن کا نظریہ اردو زبان واضح کیجیے۔ ۱۵

5. Translate into Urdu. 40

"I Have a Dream" is a public speech delivered by American civil rights activist Martin Luther King Jr. during the March on Washington for Jobs and Freedom on August 28, 1963, in which he calls for an end to racism in the United States and called for civil and economic rights. Delivered to over 250,000 civil rights supporters from the steps of the Lincoln Memorial in Washington, D.C., the speech was a defining moment of the civil rights movement.

Beginning with a reference to the Emancipation Proclamation, which freed millions of slaves in 1863, King observes that: "one hundred years later, the Negro still is not free". Toward the end of the speech, King departed from his prepared text for a partly improvised peroration on the theme "I have a dream", prompted by Mahalia Jackson's cry: "Tell them about the dream, Martin!" In this part of the speech, which most excited the listeners and has now become its most famous, King described his dreams of freedom and equality arising from a land of slavery and hatred. Jon Meacham writes that, "With a single phrase, Martin Luther King Jr. joined Jefferson and Lincoln in the ranks of men who've shaped modern America". The speech was ranked the top American speech of the 20th century in a 1999 poll of scholars of public address.